یا علی آ میرے زنداں میں حرم روشن ہیں

مرثیہ ملنے کا پتہ سید ریاض الحسن تاجر کتب چوک لکھنؤ

۷۸۶

مرثیہ ۳۱ بند

۱
یا علی آج عزاداران ہیں جو مر مر کے روتے ہیں
قتل شبیر ہوئے ہیں یہ ذکر ہے تو پیمبر روتے ہیں
جبرئیل ان پہ بہ اسرار ان الم روتے ہیں
حشر ہو جائیگا جب یا علی سمجھے روتے ہیں
سر جو جب ہند سے سرکار ان کی بین کرتے ہیں
رو کے دو لوا رہے آئی تو صدا یا حسین

۲
سر کھلا دھوپ میں بین ورثۂ مصطفیٰ زینب ہیں
حال ان کا ہے بین عباس الا در بھی زینب ہیں
جھکو سب ایک بیکس کی ضعیفہ وہ الم کی زینب ہیں
بین کے گود دلوان میں جان بریاں ضعیفی زینب ہیں
آہ ان قطع الی ان میں ضعیفہ خاک ان دن ہوا
نکلیے نکلیے سیر ہیں روتے دولہا

۳
یا علی اب بر یزید کے بیکس کے یہ روز سن جا بیٹھے ہیں
ان کے بعد ان کے علی اکبر بین بہن آرام بیٹھے ہیں
سر ننگے ہیں وہ سر بیٹے ہیں نیزے پہ شبیر ہیں
بہن نجیب زینب صدقے دل سے انکا ہے حسین
عمر ذبح میں جان بیں جاں ان کے سکھوں دلوالی
ہائے ہائے لاشے نصیب صدقے مری نیزے والی

ہر علم و فن کی کتابیں بکفایت ملنے کا پتہ - حاجی غنی احمد تاجر کتب چوک لکھنؤ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲

میں نے اولاد بہت کی تھی تمہاری خدمت
تم خفا ہو کے سدھار سو گئے باغ جنت
پھل ملا پانے کا یہ بھی ہے مری قسمت
خاک میں مل گئی اٹھارہ برس کی محنت
گیسو منت کے بڑھانے بھی نہ پائی ہے ہے
کوئی نسبت مرے بچے کی نہ آئی ہائے ہائے

۱۳

حشر برپا ہے یہ ماں سنتی تھی میں ہو اداس
خواب سے چونک اٹھی ماں تو پریشاں پایا پاس
دل میں سو طرح کے اندیشے ہزاروں وسواس
رو کے کہتی تھی کہ تم رو دو گی دو دے نیلا سا ماس
امی بی بی کو بہت سہمہ و مضطر دیکھا
کیا کہوں خواب میں زہرا کو کھلے سر دیکھا

۱۴

ہو گئی جب کہ دم در زنداں پہ حرم کی غمخوار
غل مچانے لگے دربان اسیرو ہوشیار
اٹھو تعظیم کو آتی ہیں ہماری سرکار
داب شاہی کے تھا خلاف نہ ہو کوئی گفتار
آنکھیں نیچی کیے استادہ ہو تکریم کرو
سامنا ہوتے ہی اے قیدیو تسلیم کرو

۱۵

یہ صدا سنتے ہی رونے لگے سب اہل حرم
زینب خستہ کے باقی نہ رہا دم میں دم
بیٹھ کر سر کو لگی پیٹنے وہ کشتۂ غم
اس حقارت کے لیے جیتے رہے دنیا میں ہم
سخت جانی بھی عجب آفتیں دکھلاتی ہے
مر گئے سب پہ ہمیں موت نہیں آتی ہے

۱۶

کر کے منہ مقتل سرور کی طرف چلائی
ہے رے مظلوم ترے صدقہ تری ماں جائی
جو جو ذلت مری تقدیر میں تھی پیش آئی
ہند سر ننگے مجھے دیکھ کے کیوں آئی بھائی
صدقہ اکبر کا حقارت سے بچا لو بھیا
یا نبی اپنے بہن کو بھی بلا لو بھیا

۱۷

پھر چلی بین سر اندر کماں کی غیرت
میری عزت نہیں سب آپ کی ہے یہ عزت
میری تقدیر میں تحریر تھی یہ بھی ذلت
خیر دیکھوں گی جو دکھلائے گی مجھ کو قسمت
در بدر پھر کے بھی زندہ جو تجھے ہوں میں
اس سے کہدو کہ گماں آپ کی ہمشیر ہوں میں

۱۸

ناگہاں قفل کھلے وا ہوا باب زندان
ہند دروازہ پہ ٹھہری ہوئی بیٹھی گھر میں وہاں
ہو دعا لب پہ یہی خیر ہو رب یزدان
در سے چلا کے یہ کر کے پکارے دربان
بی بی زندان میں اب قفل نہ ہوگا تیار رہو
اٹھو اے قید ولی تسلیم کو تیار رہو

۱۹

ہنس کے زینب نے جو رکھا در زندان میں قدم
سر جھکائے ہوئے فضہ بھی کھڑی تھی پر غم
سن حاکم سے یہ کہنے لگی بادیدۂ نم
شاہ بیرو کو ستاؤ تمہیں خالق کی قسم
ڈالو تم چین کو اپنے محل میں بی بی
جا کے آرام کرو اپنے محل میں بی بی

۲۰

ہم غریبوں سے بہن دن تو نہیں کچھ کام
فرش مخمل پہ کرو چین سے جا کر آرام
بدنصیبوں کی ملاقات کا کیوں لیتی ہو نام
سن جو پائیگا خفا ہوگا بہت حاکم شام
دیکھنا تم ابھی زندان سے چلی جاؤ گی
صبح کو شمر کے دربار میں بلوا دو گی

۲۱

ہند بولی کہ ہو تم کون کہاں میں بیکس
ایسے بیکس کہ کسی کو نہیں آتا ہے ترس
ایک پل بھی ہمیں زیست کا ہے اک برس
خواہش مرگ ہے جینے کی نہیں ہے ہوس
وطن آوارہ گرفتار بلا ہیں بی بی
ننگے سر قید میں محتاج ردا ہیں بی بی

۲۲

ہند نے پوچھا کہ بہن کون ہے پابند محن
روکے وہ بولی کہ اک زار گرفتار رسن
اس نے دریافت کیا اس کا کہاں تھا مسکن
روکے وہ بولی مدینہ تھا کبھی اپنا وطن
گر دیا ہم نے ردا خاک الم بستر ہے
اب تو زندان میں بی بی یہ ہمارا گھر ہے

۲۳

اس نے پھر پوچھا کہ تھا کون تمہارا سردار
کہا فضہ نے کہ مظلوم غریب اور ناچار
بولی وہ نام تو لو اس کا برائے غفار
کہا محتاج کفن کشتہ دشمن دل افگار
مرتے دم بوند بھی پانی کی نہ پائی بی بی
شمر کی تیغ نے پیاس اس کی بجھائی بی بی

۲۴

ہند نے پوچھا کہ ہے کون سی وہ دکھیا بانی
ہے اکیلی جو کھڑی روتی ہے جو چلاتی ہے ہے بھائی
کیا غضب ہے کہ برادر کی ہے وہ شیدائی
بھائی مارا گیا اور قید میں ہے ماں جائی
اپنے بھائی کے لیے خون کی پی تا رہی ہے وہ
اس لیے قافلہ کی قافلہ سالار ہے وہ

۲۵

بولی وہ بہر خدا نام بتا دو مجھے اب
آہ بھر کر کہا فضہ نے کہ اے نیک نسب
نام تو ایک ہے پر ایک دن میں ہے لقب
دکھن آوارہ ستم دیدہ گرفتار تعب
کربلا میں وہ بھرے گھر کے لیے روتی ہے
ایک دن میں وہ بہتر کے لیے روتی ہے

۲۶

بولا ہاتف نہ ابھی کچھ بھی سمجھا بے تمیز
ارے فضہ ہے یہ بی فاطمہ زہرا کی کنیز
بڑی ذی رتبہ ہے اس کو نہ سمجھنا ناچیز
اور وہ ہے بنت علی کلثوم جو تھی سب کو عزیز
ساتھ زینب کے ہے یہ منہ اشکوں سے دھونے والی
یہ بھی تو ہے ترے شبیر کی رونے والی

۲۷

یہ صدا سنتے ہی اٹھے نہ رہے ہوش بجا
خاک پر گر کے کہا ہند نے ہائے آہ و بکا
میری بی بی کی تو لونڈی ہے اور کچھ بخشو خدا
ہائے حیدر کی شہزادیاں اور قید جفا
کیا قیامت ہے یہ بتلا دے مجھ کو
پاؤں پر حضرت زینب کے گرا دے مجھ کو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنہ ۱۹۳۲ء در مطبع سعیدی بلوچپورہ لکھنؤ طبع شد

TO

283(A). Syed Majid Ali, Esqr.,
Advocate, 2, Elgin Road,
Allahabad, U.P.

From:--The Manager, All India Reporter, Ltd., Nagpur, C.P.